Registend

L. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۶) مطبوعہ ۲ ستمبر ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گذشتہ اخبار

ماسکو سے خبر آئی ہے کہ روس نے پیرس میں دس کروڑ روبل کے قرضے کا انتظام کیا ہے۔ یہہ قرضہ پانچ فیصدی سود پر ہوگا اور عرصہ پانچ سال میں واپس کیا جاویگا ۔ لنڈن میں جان مورلینڈ کی چھ تصویریں نیلام میں ۲۰۰۰ گنی پر فروخت ہوئی ہیں۔ بنگالہ میں ماتحت اعلےٰ اسامیوں کے لئے امتحان مقابلہ اگلے سال سے بند کردیا گیا ہے ۔ پچھلے ہفتے پنجاب میں طاعون سے ۱۴ اموات ہوئیں۔ بمبئی و میسور میں ترقی ہے ۔ فرانسیسی قومی تہوار کمال جوش و خروش سے منایا گیا اسی روز پریسیڈنٹ لوبے نے ۱۵ قیدی بھی چھوڑ دیئے۔ سردار ایوب خان صاحب کے وزیر سردار خوشدل خان معہ اپنے چار بھائیوں کے لاہور سے پشاور روانہ ہو کر پشاور سے کابل جانیکا ارادہ ہے ۔ امیر کابل نے ان کو بلوایا ہے اور انکی سابقہ جائیداد بھی واگذار کردی ہیں۔ سردار ایوب خان کو ان کے جانے سے سخت صدمہ ہوا ہے ۔ ہمارے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ مرائن بیڈ میں ہیں۔ شہنشاہ آسٹریا بھی یہاں تشریف لائے اور ہمارے حضور شاہ قیصر کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا۔ مہم تبت لاسہ سے جلد ختم نہوگی جب تک کہ خاطر خواہ معاہدہ مستقل نہو ۔ سننے میں آیا ہے کہ شالامار باغ لاہور میں برقی روشنی جاری کرنے کے لئے گورنمنٹ انڈیا نے ایک معقول رقم وقف فرمائی ہے ۔ الہ آباد میں ہائی کورٹ کی جدید عمارت کی تعمیر شروع ہوگئی ہے ۔ بمبئی اور شملہ کے درمیان ریلوے کی رفتار تیز کرنے کی تجویز ہے حال میں ۴۲ گھنٹے میں گاڑی آتی جاتی ہے اسمیں دو گھنٹے کم کرنے کا ارادہ ہے ۔ تبت کے گرد نواح میں جابجا انگریزی فوج گھومتی ہے اور جہاں کہیں تبتی سپاہ ملتی ہے ان کو منتشر کردیتی ہے۔ پیرس کے گھوڑوں کے لئے بھی ہوٹل قائم ہوگئے ہیں۔ اسپین میں ایک بیل اور شیر میں کچھ عرصہ ہوا سخت لڑائی ہوئی تین مرتبہ بیل نے شیر کو بھگا دیا۔ روسی محصورین پورٹ آرتھر کی تعداد ۱۳ ہزار ہے۔ جرمن بحری اتیچی پورٹ آرتھر سے ایک کشتی میں چلا اور جاپانی جہاز نے مقام ٹمنگش میں اوتار دیا۔ لارڈ کرزن بہادر نے رویٹر کو اطلاع دی ہے کہ وہ بمبئی میں جہاز عربیہ پر ۱۳ اکتوبر کو داخل ہونگے اور ۱۵ اکتوبر کو شملہ پہنچینگے۔ گورنمنٹ بنگال چاہتی ہے کہ علی پور کے ریفارمیٹری سکول میں کاتنے اور بننے کا کام بھی کھولیں۔ منیجر سنتوکھ ماجرہ بابو جیون سنگھ صاحب کی اہلیہ اپنی چار صاحب زادیوں کو چھوڑ کر بعد دو سال کی سخت بیماری دق سے دق آکر ماہ گذشتہ کی ۲ تاریخ کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کر گئیں۔ خداوند ان کے بچوں اور عزیز خاوند کو بھی تسلی دیوے۔ گلاب عیسائی کی زوجہ ۲ ماہ کھانسی کی سخت تکلیف سے تنگ آکر بخوشی دعا کرتی ہوئی ماہ گذشتہ کی یکم کو کوچ کرگئی۔ اپنے خاوند اور ایک شش ماہ لڑکا خداوند کی سپرد میں دے گئی۔ بعد انتظار بسیار ۲۲ اگست کو سنتوکھ ماجرہ ضلع انبالہ میں خاصی بارش ہوئی جس سے جلتی ہوئی زمین نے جوبن نکھارا مرجھائے ہوئے پتوں نے سبزی پکڑی۔ ہم نہایت خوشی سے یہہ خبر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۵ اگست ماہ گذشتہ کو مقام اناو خاص میں بھائی جمیل مسیح نے بدست پادری بہاری لعل صاحب بپتسمہ پایا۔ یہہ بھائی لاہور کے باشندے ہیں اور خیاط گری کا پیشہ کرتے ہیں اور ہر طرح کا انگریزی کپڑا بخوبی طور سے تیار کرسکتے ہیں۔ شوقین لوگ حضور ان سے واقفیت پیدا کریں ۔ خوشی کی بات ہے کہ کیمپ فتح گڑہ میں ہمارا کام بہت عمدہ طور سے ہو رہا ہے چنانچہ حال ہی میں دو گھرانے کے لوگوں نے کہ جن کا شمار نو آدمیوں تک ہے بپتسمہ حاصل کیا۔ خدا زیادہ برکت بخشے سرکاری گزٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر دلفرڈ اے۔ فورلس نے اپنے مڈل کلاس کے امتحان کو بڑی لیاقت سے پاس کر کے سیٹھ متھرا داس کے چار روپیہ وظیفہ کو حاصل کیا اور اب سینٹ جانس کالج آگرہ میں تعلیم پاتے ہیں۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ پادری الیس میسی نے مقام امروہا میں مرض دق سے وفات پائی۔ ان جیسے لائق و ہونہار بہادروں کے فوت ہو جانے سے سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ لکھنؤ دو سہرہ میٹنگ کے جلسہ بارھویں اکتوبر کو شروع ہونگے اور سولھویں تاریخ ماہ مذکورہ اتوار کے دن ختم ہونگے بشپ ایف۔ ڈبلیو۔ اولڈہم صاحب پریسیڈنٹ میٹنگ ہونگے۔ لاہور میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے خفا ہو کر خودکشی کرلی۔ لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر ایک بدمعاش نے ایک مسافر کی جیب سے ایک بٹوا نکال لیا جس میں صرف ۸ ر تھے۔ پولسمین تاڑ میں تھا ہی جھٹ پکڑ لیا چالان ہونے پر عدالت سے ۶ ماہ قید سخت اور ۲۰ ضرب بید کی سزا ہوئی۔ مسٹر لاسن ۳ گھنٹے کی ہیضہ پلیگ بیماری میں انتقال کرگئے آپ جمال پور موشل کے ہوس فادر تھے خداوند خاندان کو صبر جمیل عطا فرمادے۔ بنگال میں ۲۴ ہزار ایسی بیوہ لڑکیاں ہیں جنکی عمر ایک سال سے کم ہے یا تو انکی شادی حمل میں یا پیدا ہوتے ہی ہوگئی ہوگی بانکی پور میں ایک بندر ہے جو صبح اٹھکر آم کی مسواک توڑتا ہے اور باغ سے کچھ پھول پھل جمع کر کے دریا پر جاتا ہے۔ اول مسواک کرتا ہے اور پھر اشنان۔ آخر میں پھولوں کو دریا کی نذر کر کے واپس ٹھکانے آتا ہے۔ امیر کابل نے اپنے بھائی نصر اللہ خان کو حج کی اجازت نہیں دی بلکہ ان سے کہدیا ہے کہ آپ ملک کی خدمت کریں بعد ازاں دیکھا جائیگا ۔ مرزا قادیانی صاحب آجکل لاہور میں تشریف رکھتے ہیں بہت لوگ انہیں دیکھنے کے لئے آتے ہیں ۔

بہتر ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

وفات

پادری مرڈک صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ جو کرسچن لٹیریچر سوسائٹی کے بڑے سرگرم اور کارکن ممبر تھے اور جنکی بابت ہمنے گذشتہ پرچے میں خبر دی تھی کہ انکو سرکار کیطرف سے قیصر ہند کا طلائی تمغہ ملا بعارضہ نیوہونیا فوت ہوگئے۔ انکی عمر ۸۸ سال کی تھی۔ آپ بڑے دیندار اور حلیم الطبع اور کرسچن لٹریچر سوسائٹی کے کام میں بڑی بھاری دلچسپی رکھتے تھے اور خداوند کے کام کے بڑے غیر تمند اور صاحب حوصلہ تھے۔ آپ مدراس میں قریب ساٹھ سال تک رہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کے پسماندوں کو صبر جمیل عطا فرماوے۔

لنڈن میں خورد نوش

وہ رقم جو آجکل لوگ کل و شرب کی اشیاء پر صرف کرتے ہیں جدید زمانہ تہذیب کی عجائبات میں سے ایک عجوبہ ہے۔ مثلاً شہر لنڈن میں ایک اہل حرفہ ۹ شلنگ بیر پر۔ ۵ شلنگ گوشت پر۔ ۴ ½ شلنگ کھانے پینے کی متفرق اشیاء پر۔ ۱ ½ روٹی کے لئے قریباً ½ سبزی کے لئے۔ ایک شلنگ دودھ پر۔ اور ½ شلنگ مچھلی پر خرچ کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کل خرچ اپونڈ ۴ شلنگ ۸ پنس ہے ۳۷ فیصدی بیر میں خرچ ہوتا ہے اور ۱۶ فیصدی سے کسی قدر زیادہ روٹی کیلئے۔ یہہ بیچارے مزدور یا تو نادانستہ بیر پر اس قدر خرچ کرتے ہیں یا خیال کرتے ہیں کہ شراب سب سے عمدہ اور مفید شے ہے۔ ہماری رائے میں اشد ضرورت ہے کہ انگلستان میں اسکی اصلاح ہو اور ہمیں یقین ہے کہ مشنری صاحبان ایسی فضول خرچی اور اسراف کے دفعیہ کیطرف زیادہ توجہ دیتے ہوں گے۔ یہہ ایک بڑی بھاری رکاوٹ مسیحی مذہب کے نہ پھیلنے میں ہے۔ کیونکہ اکثر اہل ہند کے بازیبے اہل یورپ کا نمونہ دیکھتے اور طعن کرتے ہیں۔ سچ ہے نمونہ حکم سے

کیا سائینٹفک لوگ لامذہب ہیں؟

یہہ ایک سوال ہے جو اخبار کرسچن نے کیا سو وہ اس کا اثباتیہ جواب دیتا ہے اور اس امر کو شرح کرینگے جرمن کی ایک تحقیقات کا احوال بیان کرتا ہے جسکو عمل میں آئے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے۔ اس مجلس میں قریب تین سو سائینٹسٹ موجود تھے جب ان سے تحقیقات کیگئی تو ان میں سے ۲۴۲ نے اپنے جواب بھیجے اور اس تعداد میں سے ۲۳۸ نے اقرار کیا کہ ہم خدا پر ایمان لائے ہیں۔ پندرہ نے جواب دیا کہ ہم خدا پر ایمان نہیں رکھتے ہم ناسٹک ہیں۔ اور کل تین سو میں سے پانچ نے کہا کہ ہم مخالف مسیح ہیں اور مادہ کے تعلیم کو مانتے ہیں۔ یہاں سے ثابت ہے کہ یورپ میں اور خصوصاً جرمن ہی میں جہاں اعلیٰ درجہ کا علم اور ہائیر کریٹی سیزم پیدا ہوا اور موجود ہے کس قدر دیندار رہتے ہیں۔ یہہ اُن لوگوں کی خام خیالی ہے جو کہتے ہیں کہ یورپ کے علما مسیحی دین سے منکر ہیں اور خدا کی ہستی کا بھی انکار کرتے ہیں۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اس سے ایک اظہر نتیجہ یہہ نکلتا ہے کہ دنیا کے نہایت ہی عالم فاضل قطعہ نے جو مسیحی مذہب کو تسلیم کر رکھا ہے بڑی تحقیقات و تفتیش اور چھان بین کرکے تسلیم کیا ہوا ہے نہ کہ بلا تفحص و تجسس یوں ہی اندھا دھند مان لیا ہے۔

ویدوں میں قربانی

آج کل اکثر کہا جاتا ہے کہ جانوروں کو قتل کرنا گناہ عظیم ہے اور کہ اسکی ممانعت خود ویدوں میں بھی وارد ہوئی ہے۔ مگر نہ صرف انگریزی بلکہ بنگالی ہندو محققین نے بڑی تلاش اور جستجو کے بعد پتہ لگایا ہے کہ ویدوں میں نہ صرف جانوروں ہی کی قربانی کا ذکر ہے بلکہ انسان کی قربانی کا بھی کھلا بیان پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر بنیرجیا نے اپنی ایک کتاب آرین وٹنس لو کریچیانٹی میں یوں لکھا ہے کہ ویدوں میں جو پرجاپتی کا ذکر ہوا ہے جسکے معنی ہیں خلقت کا خداوند اور نجات دہندہ جس نے دنیا کے چھٹکارے کیلئے اپنے آپکو قربان کر دیا اور جس کا مختلف طور پر ملکور ہوا ہے کہ وہ ایک پرش ہے جو ابتدا میں پیدا ہوا اور کہ وہ دسوا کرتا ہے یعنی تمام مخلوقات کا خالق یسوع مسیح کے نام اور منصب کے ساتھ بڑے عجیب طور پر شباہت رکھتا ہے اور کہ مسیح کے سوائے کسی نے اس بات کا وعدہ نہیں کیا کہ میں اس قسم کا پرش ہوں جو دنیا کے لئے اپنے آپ کو قربان کرتا ہوں۔ رگ وید ۱۰-۳۶-۱۳ میں یہہ الفاظ مندرج ہیں قربانی کے ذریعے تو میرے تمام گناہوں کو لیجا۔ جو گناہ ہمنے رات کو یا دن کو کئے ہیں تو ان کا دُور کرنیوالا ہے۔ جو گناہ ہمنے دیدہ دانستہ یا بھول سے کئے ہیں تو انکا دور کرنیوالا ہے۔ تو گناہ کے دور کرنیوالا ہے۔ ان الفاظ سے یہہ تو ضرور ظاہر ہے کہ ویدک لوگوں کا عقیدہ تھا کہ گناہ سے نجات پانا صرف ایک نجات دہندہ ہی کے ذریعے ہو سکتا ہے جو خدا اور انسان ہر دو تھا۔ ویدک قربانیاں جنمیں جانور ذبح کئے جاتے تھے اس کے گی ایک مقصد تھے منجملہ اُن دنیاوی مقاصد کے اُن قربانیوں سے ایک حقیقی قربانی کی طرف بھی اشارہ ہوتا تھا جس سے کہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ پرش میدہ یا پرجاپتی کی قربانی ہے۔ اس نظر سے یہودی اور ویدک زمانہ کی ہنود کی قربانیوں کا ایک ہی طریقہ اور فہو ملی تھا۔

فیض آباد کے کسی کنوئیں میں ایک روز اتفاق سے کوئی بندر گر پڑا اسکی یہہ حالت دیکھکر اور اُسکے چیخنے کی آواز سُنکر بیشمار بندر وہاں جمع ہوگئے اور اُس کے باہر نکالنے کی تدبیر سوچنے لگے۔ آخر اُن کو ایک بڑا رسا مل گیا جس کو انہوں نے کنوئیں میں لٹکا دیا جب وہ رسا پانی کے قریب پہنچا تو بندر اُس سے لپٹ گیا مگر چونکہ وہ بہت کمزور ہو گیا تھا اس لئے خود باہر نہیں آسکتا تھا تب آٹھ دس بندروں نے ملکر اس رسے کو پکڑا اور دور تک کھینچتے ہوئے چلے گئے اور اسطرح وہ بندر صحیح وسلامت باہر نکل آیا جن لوگوں نے یہہ کیفیت دیکھی ہے وہ بندروں کی اس چالاکی اور قومی ہمدردی پر بہت تعجب کرتے ہیں۔

تہذیب نسوان

مضامین

ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جولائی پر ایک نظر

جس طرح سے ہمارے لائق اور محترم ایڈیٹر صاحب نے روح القدس کے کام کی نسبت مغالطہ کھایا ہے اسی طرح سے روح القدس کی ہستی کی نسبت بھی ورطۂ مغالطہ میں پڑ گئے ہیں پہلے حوالہ میں وہ ایک نگہبان فرشتہ قرار دیا گیا ہے دوسرے میں داعی الی الخیر فرشتہ۔ چوتھے میں وہ عظیم الشان نور بتلایا گیا ہے جو الٰہی محبت سے کور یا اور انسانی محبت کے دریا کے باہم ملنے سے پیدا ہوتا ہے اور چھٹے میں اس کا نام جبریل رکھا ہے اور ساتویں میں پھر نور پھر صفحہ ۲۲۸ میں آپ یوں تعریف کرتے ہیں کہ نور اور حیات سے مراد روح القدس ہے کیونکہ اس سے ظلمت دور ہوتی ہے اور وہ دلوں کو زندہ کرتا ہے اسی لئے اس کا نام روح القدس ہے یعنی پاکی کی روح۔ یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تعریف جو روح القدس کی ہمارے معزز مہربان نے کی ہے کیسی بے ربط اور لایعنی ہے۔ ایک وقت تو آپ روح القدس کو شیطان کے مقابل میں ایک محافظ وجود قرار دیتے ہیں اور پھر ایک مارل کوالیٹی (یعنی اخلاقی صفت)۔

اور پھر جبرئیل۔ از روئے عقل روح القدس خدا اور انسان کے باہمی فعل کا محض ایک نتیجہ ہے یا دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ الٰہی اور انسانی افعال خالقہ کا روح القدس ایک مخلوق ہے مگر جبرئیل حرف خدا کا ایک مخلوق فرشتہ ہے جبرئیل کا کام انسانوں کی مدد نا اور بندگان خدا کی خصوصاً حفاظت کرنا نہیں ہے بلکہ محض الہام دینا جیسا کہ بائبل اور قرآن ہر دو سے مصرح ہے۔ علاوہ اس کے اس بات کا ثبوت نہیں دیا گیا کہ روح القدس سے مراد جبرئیل ہے قرآن میں اور نیز بائبل میں اگر میری یاد خطا نہیں کرتی کوئی ایسا مقام نظر نہیں پڑتا جس میں یہہ لکھا ہو کہ روح القدس سے مراد جبرئیل ہے اور نہ ہی اس امر میں علماء محمدیہ متفق الرائے ہیں لفظ روح القدس قرآن میں صرف چار مرتبہ آیا ہے پہلے سورہ البقرہ ۸۷ آیت ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو ظاہر نشانیاں دیں اور روح القدس سے اسکی مدد کی نیز ۲۵۴ آیت ان میں سے ایک وہ ہے جس سے خدا نے کلام کیا اور ہم نے ان میں سے بعض کو مراتب تک بلند کیا ہے اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو ظاہر نشان دیئے اور اسکو روح القدس سے طاقت دی اور سورہ مائدہ آیت ۱۰۹۔ جبکہ خدا نے فرمایا اے عیسیٰ ابن مریم ان رحمتوں کو یاد کر جو ہمنے تجھکو اور تیری والدہ کو عطا فرمائیں جبکہ ہمنے روح القدس سے تیری مدد کی حتیٰ کہ تو مہد میں لوگوں سے ہم کلام ہوا اور جبکہ تو نوجوان ہوا۔ سورہ نحل ۱۰۴۔ روح القدس نے محمد صاحب پر قرآن نازل کیا یہ تینوں آیتیں قرآن کی نص ہیں اور محض خداوند یسوع مسیح کی نسبت ہی وارد ہوئی ہیں۔ اور کسی شخص کی بابت نہیں جس سے خیال گذرتا ہے کہ مسیح میں اور روح القدس میں ذاتی اور نہایت نزدیکی اور لائق علاقہ ہے اور جو تعلق روح القدس کو مسیح سے ہے اور خدا سے ہے وہ کسی اور سے نہیں؛

نیز علماء اسلام بھی اس امر میں مختلف الرائے ہیں مثلاً البیضاوی روح القدس سے مراد جبرئیل فرشتہ لیتا ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد عیسیٰ کی روح ہے اور بعض عیسیٰ کی انجیل قرار دیتے ہیں اور بعض کا یہہ قول ہے کہ روح القدس سے مراد وہ اسم اعظم ہے جس سے عیسیٰ مردے جلایا کرتا تھا۔

پس ہم کسی طرح یہہ مان نہیں سکتے کہ روح القدس سے مراد جبرئیل یا وہ نور ہے جو الٰہی اور انسانی محبتوں کے دو دریاؤں کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے۔ ہاں البتہ مولوی صاحب نے ایک کام روح القدس کا رقم فرمایا ہے جو نہایت ہی موزوں اور اس کا منصبی کام ہے اور بائبل بھی اسکی موید ہے اور وہ یہہ ہے یہہ نئی پیدائش بجز تائید روح القدس کے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ روح القدس کا نام اسی لئے روح القدس ہے کہ اس کو داخل ہونے سے ایک پاک روح انسان کو بخشی جاتی ہے (۲۲۸ صفحہ) اور نہ صرف یہی بلکہ اس لئے اس کا نام روح القدس ہے کہ وہ پاک اور مقدس باپ اور بیٹے سے منتخج ہے جسکی تائید انجیل جلیل میں ہے۔ ہماری دانست میں اگر مولوی صاحب ذرا علم تفسیر کو کام میں لاتے اور تعصب کو بالائے طاق رکھ دیتے اور پھر صرف عقلی اور قرآن اور حدیث اور علماء محمدیہ کی روشنی میں روح القدس کی تعریف اور کام پر خامہ فرسائی کرتے تو امید واثق ہے کہ صحیح نتیجہ پر آجاتے اور اگر بائبل سے بھی کام لیتے تو پھر تو کیا کہنا ہے۔ عین دریائے صداقت میں غوطہ مار کر اس بے بہا لعل کے تھیلے کے تھیلے ہی بھر کے آتے جو انکو آسمانی دولت میں غنی کر دیتے؛

ستیارتھ پرکاش درپن

بقیہ ۹۵ سوال

سوم۔ ایک اور امر کا اظہار کیا چاہتا ہوں جس سے ایسے معترض بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ دین عیسوی کے حق میں معجزانہ کارروائی خاص اہتمام کے ساتھ ایک اعلیٰ اور پائیدار غرض کے واسطے ہوئی تھی۔ انجیلی تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح اور اس کے معجزوں کی خاص غرض تھی جسکا ہم پہلے امر میں ذکر کر آئے ہیں اور کہ وہ غرض پوری ہو گئی تھی اور بقول کینن ہارلی صاحب اب ہم اُن نتیجوں کے درمیان بیٹھے ہیں جو اُن معجزوں کے ذریعہ جاری ہوئے گو تھے۔ ہم اُن قوی تاثیروں کے درمیان رہتے ہیں جو اُن معجزوں سے جاری کر دی ہیں لیکن چونکہ وہ تاثیریں چل پڑیں۔ اپنا اثر دکھلانے لگیں اس لئے اب وہ اُن معجزوں کی حاجت نہیں رکھتی ہیں۔ یعنے اُن کے جاری رہنے کی محتاج نہیں ہیں۔ جیسے جب کوئی گنبد مکمل ہو گیا تو ماتحت قالب کی ضرورت نہیں رہتی۔ یا جب عمارت مکمل ہو گئی تو مچان ہٹا دیا جاتا ہے اب ہم جو تعلیم میں آرام گیر ہیں جو انسانی روح کے پھلنے کے لئے مکمل جگہ ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اس تعلیم میں وہ سب کچھ ہے جو انسان کو ترقی دے سکتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس نے انسان کو ترقی دلائی ہے۔ دین عیسوی نے دنیا میں اخلاقی

تبدیلی کردی ہے" (دیکھو رسالہ معجزات) لہذا اب اُن معجزوں کا زور نہیں لیکن مسیحی تعلیم کا زور دیکھو۔ اور مسیح کی قدرت کے قائل ہو۔ مسیحی تعلیم کی وہ تاثیریں جنکا ہمنے دوسرے امر میں ذکر کیا اگرچہ وہ بھی بجائے خود معجزانہ زور دکھلا رہی ہیں مگر وہ سب بھی دیباچہ ہیں ایک اور مکمل حالت کے لئے یعنے مردوں کی قیامت کے لئے (دیکھو فلپ ۳: ۱۰و۱۱) لہذا اگر ہم خود یا غیر لوگ وہ ابتدائی معجزے طلب کریں تو بڑی غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ اُن معجزات کا تواتر مقصود نہ تھا۔ وہ اپنے وقت پر اپنا مطلب پورا کرگئے۔ اب مسیحی تعلیم کے معجزوں کا زمانہ ہے اور وہ ہم سب دیکھ رہے ہیں۔ اور اُن سے فائدے اُٹھا رہے ہیں۔ پنڈت جی بے فائدہ مردوں کو زندہ کردینے کی حرص میں گئے۔ کیونکہ مردے اپنے وقت پر اُٹھینگے ۔

یہی سبب ہے کہ رسول اور دیگر شاگرد جو معجزے کرتے تھے انہیں ایام میں دیگر ایمانداروں سے معجزے طلب نہیں کرتے تھے بلکہ انکو بنیادی اور ابتدائی کام چھوڑ کر ان سے اعلٰی اور پائدار اصولوں میں بڑھنے کی تاکید کرتے تھے جیسے ایمان امید اور محبت (دیکھو ۱ قرنتیوں ۱۳ باب) ۔

چہارم۔ معجزات کے وعدہ میں ایک نکتہ یہہ بھی ہے کہ صدور معجزات کیواسطے مسیحی ایمان شرط قرار دیا گیا یعنے اگر ایمان ہوگا تو یہہ کام کرسکوگے۔ لیکن ایمان کیواسطے معجزہ شرط نہیں تھا یعنے یہہ بات نہیں تھی کہ اگر معجزے کروگے تو ایماندار بن سکوگے۔ اور یہی سبب ہے کہ رسولی زمانہ میں بھی ہر ایک ایماندار وہ بنیادی معجزے نہیں کرتا تھا لیکن فقط وہی لوگ کرتے تھے جنکو مسیح کے وعدہ کی تکمیل کے لحاظ سے روح القدس نے اس خدمت کے لئے قدرت بخشی تھی (دیکھو ۱ قرنتیوں ۱۲: ۸و۹و۱۰ و ۲۸-۳۰) ۔

پنڈت دیانند جیسے مخالفوں کو ہماری یہہ صلاح ہے کہ اب عیسائیوں سے وہ معجزے طلب کریں جو مسیحی تعلیم کے متعلق ہیں اور ایسے ناہم نہ بنیں جیسے پنڈت جی تھے۔ اور اُس اعلٰی انتظام کے قدردان بنیں جو خداوند یسوع نے انسان کی نجات کے لئے جاری کیا ہے۔ اندھے نہ بنو بلکہ اپنے دل کی آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ اُس قادر خداوند نے کیا کیا ہے ۔

(۹۶) سوال

جو اکیلا سچا خدا ہے (یوحنا ۱۷: ۳) ۔

(محقق) جب لاشریک واحد خدا ہے تو عیسائیوں کا تین خدا ماننا بالکل جھوٹھہ بات ہے ۔

(رہبر) کس بے وقوف نے یہہ جھوٹ بنایا ہے کہ عیسائی تین خدا مانتے ہیں؟ پنڈت جی انجیل سے خود ہی حوالہ دے رہے کہ خدا واحد ہے تو عیسائی کیونکر تین خدا مان سکتے ہیں؟ اگر عیسائی ایسا کرتے ہیں تو سخت غلطی کرتے ہیں ورنہ پنڈت جی نے صاف جھوٹ بولا ہے۔ عیسائی خدا کی واحد ذات کو تین شخصیتوں میں مانتے ہیں جو باپ بیٹا اور روح القدس بتلائے گئے ہیں نہ کہ تین الگ الگ خدا مانتے ہیں جیسے ایشور جیو اور مادہ۔ دیکھو بھی سوال (۹۰) ۔

راقم

پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس

ادوم

جب طیطس کے ماتحت رومی فوج نے یروشلم پر چڑھائی کی تو ایک روز اچانک..... ۲۰ ادومی یروشلم میں آ داخل ہوئے۔ یوسیفس بیان کرتا ہے کہ ادومیوں نے کسی پر بھی رحم نہ کیا انہوں نے ہیکل میں داخل ہوکر وہاں پر سخت خونریزی کی شام کے وقت ۸۵۰۰ مقتولوں کی لاشیں وہاں پڑی ہوئیں تھیں ادومیوں نے یہیں تک قناعت نہ کی بلکہ ہیکل چھوڑ کے گھر گھر داخل ہوکر انکو جو کچھہ ملا سب لوٹ لیا اور جس کسی کو پایا اُسے قتل کیا۔ ادومیوں کی اس بے رحمی اور خونخواری سے حزقی ایل نبی کی پیشگوئی کیسی عجیب طرح سے پوری ہوئی کہ اس لئے کہ تو قدیم سے عداوت رکھتا ہے اور تونے بنی اسرائیل کو انکی مصیبت کے دن ان کے اخیر کی شرارت کے وقت تلوار کی دھار کے حوالہ کیا ہے حزقی ایل ۳۵: ۵ آیت ۔

لیکن خدا عادل ہے اور ہر ایک کو اُس کے کئے کے موافق بدلا دیتا ہے مذکورہ بالا آیت کے بعد ہم ادوم کی بابت پڑھتے ہیں اس لئے کہ خداوند یہوواہ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم کہ میں تجھے خون کے لئے تیار کرونگا اور خون تجھے کھدیڑیگا اس لئے کہ تونے خونریزی سے نفرت نہ رکھی سو خون تیرا پیچھا کرے گا۔ اسی طرح میں شعیر کے پہاڑ کو ویران اور بے چراغ کرونگا اور اُس میں سے اُسکو جو وہاں سے ہوکے چلا جاوے اور اُس کو جو لوٹ آوے نابود کرونگا...... میں تجھے ابتک ویران رکھونگا اور تیری بستیاں پھر نہ بسینگی اور تم جانوگے کہ میں خداوند ہوں حزقی ایل ۳۵: ۶و۷و۹ آیات۔ کب او کسطور سے یہہ پیشین گوئی پوری ہوئی تواریخ میں ابتک اس کا تذکرہ نہیں ہوا شاید عالموں کی تحقیقات سے ادوم کی بربادی کی تواریخ نکل آویگی۔ اب موجودہ ادوم پر نظر کرکے ان پیشین گوئیوں کے پورے ہونیکا کامل ثبوت پاتے ہیں اور حیرت سے ان باتوں پر غور کرتے ہیں ۔

مثلاً ۔

نسل در نسل وہ اُجاڑ رہیگی یسعیاہ ۳۴: ۱۰ آیت میں تجھے ابتک ویران رکھونگا اور تیری بستیاں پھر نہ بسینگی حزقی ایل ۳۵ ۹ آیت۔ عیسو کے گھرانے میں کوئی نہیں بچیگا عبدیاہ ۱۸ آیت۔ ادوم کا اب یہی حال ہے۔ ادوم کے تمام شہر برباد ہوگئے۔ ادومی لوگ بڑی تعظیم سے اپنے مردوں کو دفناتے تھے۔ انکی خوبصورت اور عالیشان قبریں موجود ہیں۔ اُنمیں مردوں کی ہڈیاں موجود ہیں پر وہاں عیسو کی نسل میں سے ایک بھی جیتی جان موجود نہیں۔ نہ صرف عیسو کی نسل بلکہ وہاں اور کسی قوم کی سکونت بھی نہیں ہے۔ تاسنگ والنی صاحب کہتے ہیں کہ بحیرہ مردار کے جنوب مشرق میں تین دن کی راہ کے اندر تیس برباد شدہ شہر پائے جاتے ہیں۔ عربی لوگ اُن شہروں میں نہیں جاتے اس لئے کہ وہ بڑے بڑے بچھوں کی کثرت سے پُر ہیں۔ والنی صاحب کے خیال میں ادومی ایک شہہ زور قوم تھی اور شمار میں بکثرت تھی ہاں کا ملکی انتظام بھی کسی قدر اچھا تھا۔ ادوم میں بہت شہر تھے جو اب بالکل ویران ہوگئے۔ اُن شہروں کے خرابات

بچھوؤں سے پُر ہیں بلکہ زمانہ میں ادوم تجارت میں بھی بہت بڑھے ہوئے تھے۔ ادوم میں بڑی بڑی منڈیاں تھیں جہاں سوداگری کے لئے آس پاس کی بہت قومیں ہی آتی تھیں۔ یہاں سے ہندوستان میں آنیکے لئے ایک اسا تر سڑک تھی لیکن ادوم اب بالکل ویران پڑا ہے۔ کوئی سیاح بھی وہاں سے نہیں گذرتا ؛

چونکہ ادوم کہتا ہے کہ ہم تہس نہس تو ہوا لیکن ہم پھر کے ویران مکانوں کو تعمیر کرینگے رب الافواج فرماتا ہے کہ وہ تعمیر تو کریں پر میں ڈھاؤنگا ملاکی ۱: ۴ آیت۔ اس پیشگوئی کے بعد خصوصاً مسیحی زمانہ میں ادوم میں رومی اور یونانی کاریگری کے مطابق بہت سی عمارات کھڑی کی گئی ہیں جو غالباً اُن کے گرجے تھے۔ وہاں کئی صدی تک ایک بشپ بھی رہا پر اب وہاں کچھ بھی نہیں۔ تمام عمارات ڈھائی گئی ہیں وہ تعمیر تو کریں پھر میں ڈھاؤنگا ؛

خداوند فرماتا ہے کیا میں اُس دن میں داناؤں کو جو ادوم میں ہیں اور عقلمندی کو جو عیسو کے پہاڑوں میں ہے نابود نہ کرونگا عبدیاہ ۱: ۸ آیت۔ ادوم کی بابت رب الافواج یوں کہتا ہے کیا تیمان میں خرد مطلق نہ رہی ؟ کیا عاقلوں کی مصلحت جاتی رہی ؟ کیا انکی عقل اڑ گئی ؟ یرمیاہ ۴۹: ۷ آیت۔ قدیم زمانہ میں ادومی لوگ مختلف علوم میں بہت ہوشیار تھے۔ سر آیزک نیوٹن صاحب خیال کرتے ہیں کہ ادوم مختلف علم کا مخرج تھا یہاں کے علم کی روشنی سے تاریک مصر کسدیہ۔ ایشیا اور یورپ وغیرہ منور ہو گئے تھے۔ ایوب کے تینوں دوستوں میں سے ایک یعنے الیفز ادوم کے شہر تیمان کا رہنے والا تھا وہ کس قدر دانا و عقلمند تھا سو اسکی بحث سے معلوم ہوتا ہے۔ ایوب ۴ و ۵ اور ۲۲ ویں بابوں کو پڑھو۔ اب ادوم کا علم و دانش کہاں ہے ؟ لیکن چوحل اور خار پشت اس کے مالک ہوں گے۔ بلکہ (اُلو) اور جنگلی کوّے اس میں بسینگے۔ یسعیاہ ۳۴: ۱۱۔ جو اصل کے لئے اصل زبان میں لفظ کاتھ آیا ہے برکہرڈ صاحب فرماتے ہیں کہ وہاں انہوں نے ایک قسم کی چڑیا دیکھی جسے کاتا کہتے ہیں۔ وہ شمار میں اس قدر زیادہ ہیں کہ عربی لڑکے ڈنڈے مار کے اکٹھے دو تین کو گرا دیتے ہیں۔ وہاں کوّے بھی بہت نظر آتے ہیں اُلو کی بابت سُنا گیا کہ بیشمار اُلوؤں کی آواز سے وہاں کوئی مسافر سو نہیں سکتا ہے ؛

اور کانٹے اس کے قصروں اور اونٹ کٹارے اور گوکھرو اُس کے قلعوں میں جمینگے یسعیاہ ۳۴: ۱۳ آیت۔ وہاں اس قدر کانٹے ہیں کہ عربی لوگوں کو اگر وہاں سے چلنا ہو تو وہ اپنے ساتھ کانٹے نکالنے کے لئے ایک قسم کا اوزار لے جاتے ہیں ؛

اور گیدڑ اور جنگلی بلیاں ایک دوسرے سے ملاقات کرینگے یسعیاہ ۳۴: ۱۴ آیت۔ اس فقرے کا ترجمہ انگریزی بائبل میں یوں ہے (The wild beasts of the desert shall also meet with the wild beasts of the island)

یعنے بیابان کے درندے اور جزیرہ کے درندے ایک دوسرے سے ملاقات کرینگے جو اُن خیال کے مطابق سمندر کی دوسری سمت کی جگہ کو جزیرہ کہتے تھے۔ اب اس پیشگوئی کے پورا ہونیکا تواریخی ثبوت دیکھو شہنشاہ ڈیس نے افریقہ سے بہت سے شیر اور شیر ببر منگوا کے پلسٹائن عرب اور ادوم وغیرہ کے جنگلوں میں چھوڑ دیئے تھے تاکہ لوگوں کو تکلیف پہنچاویں۔ اسی طرح ادوم میں بیابان اور جزیرہ کے درندوں کی ملاقات ہوئی ؛

جھبوا بکرا اپنے یار کو پکاریگا یسعیاہ ۳۴: ۱۴ آیت۔ وہاں ایک ایک جھنڈ میں چالیس پچاس پہاڑی بکرے نظر آتے ہیں ؛

ادوم کے دار الخلافہ کا یونانی نام پیترا ہے۔ گذشتہ صدی کی ابتدا میں اس شہر کا پتہ کسیکو معلوم نہ تھا۔ جب کسی سیاح نے ٹرکی کے سلطان سے پیترا کے کھنڈر کو دیکھنے کے لئے ایک حفاظت نامہ مانگا۔ تو سلطان نے تعجب میں آ کے جواب دیا کہ انکو ایسی جگہ کی خبر تک نہیں ہے۔ خیر پیترا اب سیاحوں کی نظر میں آ گیا۔ اُس کے تینوں اطراف اونچے پہاڑوں سے گھرے ہوئے ہیں بیچ میں ایک میدان ہے۔ مذکورہ بالا پہاڑوں کے نیچے سے لیکے اوپر تک کھدے ہوئے مکانات منزل بہ منزل بنائے گئے جو نہایت خوبصورت اور کاریگری سے پُر ہیں کھدے ہوئے کمروں کے سامنے کھدے ہوئے برآمدے ہیں بعض کمرے ۱۵ ہاتھ سے کم نہیں۔ امیروں کے مکان بڑے بڑے ہیں اور طرح طرح کی تصاویر اور مورتوں سے آراستہ ہیں۔ بعض جگہ مینار اور خوبصورت مقبرے نظر آتے ہیں۔ کہیں کہیں تھیٹر کے نمونے پائے جاتے ہیں۔ شہر میں پانی کا انتظام کھدے ہوئے نالوں کے ذریعہ سے ہوتا تھا جو اب تک جا بجا نظر آتے ہیں۔ ان نالوں پر پتھروں کے پل ہوتے تھے جنکے خرابات اب تک موجود ہیں۔ کون کہہ سکتا تھا کہ ایسا عمدہ خوب صورت قلعہ دار سنگین شہر اُجڑ جائیگا پر اب وہ شہر بالکل سنسان پڑا ہے۔ خدا کا کلام کہتا ہے۔ اُس پر ویرانی کا سوت پڑیگا۔ اور سنسانی کا ساہول ڈالا جائیگا یسعیاہ ۳۴: ۱۱ آیت۔ ہاں ادوم کی بابت یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی ؛　　راقم پادری۔ بی۔ پی رائے مدرسہ سہارنپور

گذرے ایام

۵۔ صرف دن نہیں بلکہ ہمارے بہت عزیز بھی گذر چکے مجھے آج بہت سی مائیں صفحۂ ہستی سے غائب نظر آتی ہیں جنکی گود میں ہمنے پرورش پائی۔ وہ مائیں جنگلی ہستی ہیں خالق حقیقی نے ہمارے زندگی کے کسی حصہ کے لئے خوراک اور پرورش کا کل سامان مہیا کیا تھا جنگلی گود کو قدرت نے ہمارے لئے بیفکری کا محل بنایا تھا جنگلی گود میں ہماری حاجت روائی کے کل کمرے تعمیر کئے تھے جنکی گود میں ہم دور دور کے سفر کرتے تھے اور جو گود ہمارے لئے ریل گاڑی سے کہیں زیادہ مفید تھی جنکی چھاتیوں میں قدرت نے ہمارے لئے وہ تمام دولت مہیا کر رکھی تھی جو ہیروں اور اشرفیوں اور جواہر کے خزانوں سے کہیں بہتر تھی۔

مجھے بہت سے باپ اس وقت زندگی کے میدان میں نظر نہیں آتے جو اس دن ہماری زندگی کی درازی کی فکر میں غرق رہا کرتے تھے اور اپنا خون بہا بہا کر ہمارے لئے میراث پیدا کیا کرتے تھے اور ہمارے حقوق کی حفاظت میں صدمات اٹھایا کرتے تھے اور ہماری سعادت اور بھلائی کے لئے زندگی کے مالک سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اور مجھے بہت بھائی اور ہمارے وہ بازو اور بہت سی بہنیں آج کے دن نظر نہیں آتی ہیں جو کسی وقت بہت سے قالب اور ایک روح نظر پڑتے تھے جنکے ساتھ ہماری زندگی شیر و شکر تھی اور جو ہماری بلائیں لیا کرتی تھیں اور آج کے دن بہت سی وہ صورتیں بھی ہماری آنکھوں سے غائب ہیں جو ہماری مجالس کا فخر اور ہماری قومیت کا جلال تھیں۔ آہ انہیں دیکھو ان کا ملاحظہ کرو جنکی جدائی ہم ایک پل بھر گوارا نہ کرتے تھے۔ آہ انکو دیکھو جن پر آپ سے جگر کے خون آنسو بن بنکر کسی وقت زمین پر گرے تھے۔ آہ انکو دیکھو کہ وقت اور دنوں نے انکے نام و نشان اور انکی ہستی کو کہاں دفن کیا۔ قبرستان میں جاکر دیکھو انکا جسم مٹی کا ڈھیر ہے وہاں پر خاردار گھاس اور جھاڑ جھنکار اگی ہوئی ہے۔ وہاں پر سانپ اور بچھوؤں اور جنگلی چوہوں کے سوراخ ہیں۔ ہمکو وہاں جانے آج خوف آتا ہے۔ اُن کی قبروں کا خیال کرتے ہوئے دہشت دامنگیر ہوتی ہے۔ انکی یاد کرنی آج ہمارے لئے وقت کو ضائع کرنیکا مسئلہ ہے آج گذری ہوئی مائیں ہمکو قبر پر بلکتا ہوا دیکھکر تسلی نہیں دے سکتی ہیں۔ آج گذرے ہوئے باپ ہمارے حقوق کو لٹتا ہوا دیکھ کر ہمارے لئے نہیں لڑ سکتے۔ آج گذرے ہوئے بھائی ہمپر ظلم و تشدد ہوتا ہوا دیکھکر ہماری امداد کو نہیں آسکتے ہیں۔ اور ہمارے پرسان حال گذر گئے اور آج ہمارے چوگرد تماشائیوں کا ہجوم ہے ان ہماری بیکسی کی آہوں کو آج دنیا دل بہلانے کے لئے سنتی ہے اور اگر ہم اپنی بیکسی پر رونے کو بیٹھیں تو دنیا ہمکو مکاروں میں شمار کرتی ہے۔ پیارے ناظر ہمارے دن تو گئے ہی تھے پر قدرتی جھاڑو نے وہ صورتیں بھی پرانے چیتھڑوں کی طرح جھاڑ دیں جو ہمکو عزیز تھیں ؛

۲۔ پھر ہمارے دن اور عزیز تو گذرے ہی تھے پر ہم بھی بہت کچھ گذر چکے ؛

ناظر۔ آج تو نے بہت ایسے بزرگوں کو دیکھا ہوگا جنکے چہروں پر جھریاں تھیں۔ اور جنکے ہاتھ پاؤں ضعیف تھے اور جن کے سر کے بالوں کی سیاہی قدرتی تدبیر سے ڈھل چکی تھی اور جن کے سر و نیز زندگی کی سربلندی کے باعث قدرت نے سفید برف کی گویا تہیں چڑھا رکھی تھیں یہ بزرگان اور ہم بھی کسی وقت بچے تھے۔ اور آج جس جسم کی لمبائی ہمکو انتظام بلند دکھائی دیتی ہے ایک فٹ یا ڈیڑھ فٹ سے زیادہ نہ تھی۔ اسوقت ہماری تمام دنیا ہماری والدہ کی گود تھی۔ اور ہماری تمام خوراک کا ذخیرہ ہماری والدہ کا دودھ تھا اسوقت ہمارے ہاتھ تھے پر کسی کے خلاف نہ اٹھتے تھے۔ ہمارے پاؤں تھے پر کسی راہ پر چلنے کے خوگر نہ تھے۔ ہماری آنکھیں تھیں پر کسی کی برائی دیکھنے سے آشنا نہ تھیں۔ اور ہمارا دل بھی تھا پر برے اندیشوں سے واقف نہ تھا۔ ہمکو زندگی بسر کرنیکے لئے بجائے کوٹھیوں اور حویلیوں کے والدہ کی گود پر قناعت تھی دنیا اور مافیہا کی ہمیں مطلق خبر نہ تھی والدہ کی گود ہی ہمارے سونیکا کمرہ تھا والدہ کی گود ہی ہمارے کھانیکا کمرہ تھا والدہ کی گود ہی ہمارے کپڑے بدلنے کا کمرہ تھا والدہ کی گود ہی ہمارا غسل خانہ تھا والدہ کی گود ہی ہمارا ڈرائنگ روم تھا والدہ کی گود ہی ہمارا گول کمرہ تھا۔ ہماری سوداگری وہ نہ تھی جنکے تفکرات اب ہمکو شب و روز گھیرے رہتے ہیں ہمارے عیش و خوشی کے وہ سامان ہمکو مرغوب نہ تھے جنکی تلاش میں اب ہم دیوانے پائے جاتے ہیں ہم نہیں تھے پر تھے۔ اور ہم تھے پر ہونیکو تھے۔ بھلا ہمارے جسم کی وہ قد و قامت اور ہمارے حواس کا وہ اختصار اور ہمارے وجود کی وہ ہستی کہاں غائب ہوگئی اور کدہر چلی گئی وہ بیفکری اور وہ لاعلمی کا بچپن کہاں جاتا رہا قدرت نے اُسے کہاں اڑا لوکر دیا۔ ہمارا بچپن گذر گیا ہم اسے پھر نہ دیکھینگے ؛

راقم پادری غلام مسیح از شہر انبالہ

مراسلات

ہم کسطرح ریوائیول حاصل کر سکتے ہیں

برکت حاصل کرنے کے لئے سب سے ضروری اور لازمی شرط خدا کی مرضی کی فرمانبرداری ہے اس کے باعث ابراہام پر برکتیں نازل ہوئیں اور اس سے اب بھی برکتیں نازل ہوسکتی ہیں اس لئے سب سے ضروری سوال جسکا ہر ایک مسیحی کو جواب دینا چاہئے وہ یہ ہے کیا میں خدا کی آواز کے تابع ہوں۔ خدا کے کلام کو مندرجہ ذیل مقولہ اور احکام مسیحی ناظرین کے سامنے پیش کرکے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ان کے وسیلے سے اپنے آپکو پرکھیں۔ بہت ہی مفید ہوگا کہ اگر ناظرین اپنے گھٹنوں پر خدا کے کلام کے ایک ایک پیغام پر غور کرکے دعا کریں کہ خدا اُن کو دکھلادے کہ انہوں نے کہانتک اپنی روزانہ زندگی میں ان پر عمل کیا ہے ؛ کیونکہ ان کا روزمرہ کی زندگی میں پایا جانا ہی حقیقی ریوائیول ہے ؛

(۱) خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا کہ تو اور تیرا گھرانا نجات پائیگا۔ (اعمال ۱۶: ۳۱) ؛

(۲) اپنے آپ کو اسطرح خدا کے سپرد کرو جیسے مرکے جی اُٹھے ہو۔ (رومی ۶: ۱۳) ؛

(۳) ہر ایک بدی کی صورت ہی سے دور رہو۔ (۱ تسلنیقی ۵: ۲۲) ؛

(۴) برادرانہ محبت بنی رہے (عبرانی ۱۳: ۱) ؛

(۵) اگر ہوسکے تو مقدور بھر انسان کے ساتھ میل رکھو (رومی ۱۲: ۱۸) ؛

(۶) تو سبت کا دن پاک رکھنے کے لئے یاد کر (خروج ۲۰: ۸) ؛

(۷) سب کی حرمت کرو۔ بھائیوں سے الفت رکھو خدا سے ڈرو۔ بادشاہ کی عزت کرو (۱ پطرس ۲: ۱۷) ؛

(۸) خداوند میں ہمیشہ خوش رہو۔ پھر کہتا ہوں خوش رہو۔ (فلپی ۴: ۴) ؛

(۹) کھاتے یا پیتے یا جو کچھ کرتے ہو سب خدا کے جلال کے لئے کرو۔ (۱ قرنتی ۱۰: ۳۱) ؎

(۱۰) اپنی ساری راہوں میں اس کا اقرار کر اور وہ تیری رہنمائی کریگا (امثال ۳: ۶) ؎

(۱۱) تم میں سے ہر ایک اپنے احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دوسرے کے احوال پر بھی لحاظ کرے (فلپی ۲: ۴) ؎

(۱۲) اپنے تئیں عقلمند نہ سمجھو (رومی ۱۲: ۱۶) ؎

(۱۳) اُن سے جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور بعد اسکے کچھ اور کر نہیں سکتے مت ڈرو (لوقا ۱۲: ۴) ؎

(۱۴) تم جسمانی خواہشوں سے جو جان کے مقابل لڑا کرتی ہیں پرہیز کرو۔ (۱۔ پطرس ۲: ۱۱) ؎

(۱۵) جا اور جو کچھ تیرا ہو بیچ ڈال اور غریبوں کو دے تو تو آسمان پر خزانہ پائیگا اور ادھر آ اور صلیب اٹھا کے میرے پیچھے ہولے۔ (مرقس ۱۰: ۲۱) ؎

(۱۶) لڑکوں کو میرے پاس آنے دو اور انہیں منع نہ کرو کیونکہ خدا کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے (لوقا ۱۸: ۱۶) ؎

(۱۷) نت دعا مانگوں۔ (تسلینقی ۵: ۱۷) ؎

(۱۸) ہر ایک بات میں شکر گذاری کرو (تسلینقی ۵: ۱۸)

(۱۹) کسی بات کا اندیشہ نہ کرو (فلپی ۴: ۶) ؎

(۲۰) ہم آگے کو ایک دوسرے پر عیب نہ لگائیں۔ (رومی ۱۴: ۱۳) ؎

(۲۱) جتنی چیزیں سچ ہیں اور جتنی چیزیں مناسب ہیں اور جتنی چیزیں سیدھی ہیں اور جتنی چیزیں پاک ہیں اور جتنی چیزیں پسندیدہ ہیں اور جتنی چیزیں نیک نام ہیں اگر کچھ نیکی اور کچھ تعریف ہے تو ان باتوں پر غور کرو (فلپی ۴: ۸) ؎

(۲۲) اپنی زندگی کے لئے فکر نہ کرو کہ ہم کیا کھائینگے اور کیا پئینگے نہ اپنے بدن کے لئے کہ کیا پہنینگے۔ کیا جان خوراک سے بہتر نہیں اور بدن پوشاک سے (متی ۶: ۲۵)

(۲۳) وہ چیز جو ٹھوکر یا گرنے کا باعث ہو اپنے بھائی کے سامنے نہ رکھیں (رومی ۱۴: ۱۳) ؎

(۲۴) مسیح کا کلام تم میں بہتائت سے بسے (قلسی ۳: ۱۶) ؎

(۲۵) تم آپس میں اپنی تقصیروں کا اقرار کرو اور ایک دوسرے کے لئے دعا مانگو تاکہ تم شفا پاؤ (یعقوب ۵: ۱۶) ؎

(۲۶) تو کلام کی منادی کر۔ وقت اور بے وقت مستعد رہ۔ (۲۔ تمطاؤس ۴: ۲) ؎

(۲۷) راہوں اور کھیت کے ڈانڈوں کی طرف جا اور جس طرح بنے لوگوں کو لا کہ میرا گھر بھر جائے (لوقا ۱۴: ۲۳) ؎

(۲۸) تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اس کی راستبازی کو ڈھونڈو تو یہہ سب چیزیں بھی تمہیں ملیں گی (متی ۶: ۳۳) ؎

(۲۹) تم تمام دنیا میں جاکے ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو (مرقس ۱۶: ۱۵) ؎

(۳۰) روح سے بھر جاؤ (افسی ۵: ۱۸)

راقـــــــــم

پادری پریم داس از لودیانہ

۴۔ ذنوب محمد از روئے قرآن

(مرقومہ پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس)

محمد صاحب کی فطرتی کمزور حالت کا احوال تو بینے مرزا صاحب کے قول کی رو سے معلوم کیا گیا تھا۔ مگر قرآن میں آپکی حالت کا نہیں بلکہ افعال کا ذکر ہے۔ اس میں جہاں کہیں ذنب کا ذکر آیا ہے وہاں برے فعل سے مراد ہے اور ایسے فعل جو انسان کو مجرم اور سزا کے لائق قرار دیتے ہیں۔ سورہ یوسف ع ۳ وَاسْتَغْفِرِي لِذَنْبِكِ إِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ۔ یعنے بخشش مانگ اے عورت واسطے گناہ اپنے کے تحقیق تو ہے خطا کاروں سے۔ اس آیت میں ذنب کرنے والے کو خطا کار قرار دیا ہے۔ سورہ القصص ع ۸ وَلَا يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ۔ یعنے اور نہیں پوچھے جاتے گناہوں اپنے سے مجرم لوگ۔ اس آیت میں یہہ ظاہر ہے کہ آدمی گناہ (ذنب) کرنے سے مجرم ٹھہرتا ہے۔ اور محمد صاحب کو بھی مثل عورت مذکورہ کے ہدایت کی گئی کہ اپنے ذنوب یعنے برے کاموں کی بخشش مانگ جنکا احوال قرآن میں حسب ذیل آیا ہے ؎

اوّلاً لفظ ذَنْب فقط محمد صاحب کے گناہوں کیواسطے کوئی مخصوص لفظ نہیں بلکہ اور لوگوں کے گناہوں پر بھی بولا گیا ہے اور ہر قسم کے گناہ کے واسطے عام طور پر بولا گیا ہے دیکھو سورہ شمس آخری آیت فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا۔ یعنے پس ہلاکی ڈالی اُن کے اوپر اُن کے رب نے بسبب گناہ اُن کے کے پس برابر کر دیا۔ اس آیت میں خدا کی اونٹنی کو مارنا ذنب کہا گیا اور اُس ذنب کی سزا ہلاکت ہوئی۔ پس ظاہر ہے کہ ذنب ایسے گناہ پر بولا جاتا تھا جو ہلاکت کا باعث تھا۔ اور ممکن ہے کہ محمد صاحب کے ذنوب بھی ایسے تھے جو ہلاکت کا موجب ہوتے اور اس لئے بچاؤ کے واسطے معافی مانگنے کی ہدایت کی گئی۔ پھر سورہ احزاب رکوع ۹ میں اور سورہ زمر رکوع ۵ میں یہہ لفظ لوگوں کے ہر قسم کے گناہوں کے لئے بولا گیا ہے۔ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ۔ یعنے بخشیگا واسطے تمہارے گناہ تمہارے إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا۔ یعنے تحقیق اللہ بخشتا ہے گناہ سارے۔ اسی طرح یہہ لفظ ذنب محمد صاحب کی بعض کسی کمزور حالت سے مراد نہیں رکھتا ہے بلکہ سارے گناہوں کو شامل کرتا ہے خواہ کبیرہ تھے خواہ صغیرہ۔ دیکھو سورہ فتح آیت ۱-۲- إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۔ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا۔ یعنے تحقیق فتح دی ہم نے تجھ کو فتح ظاہر۔ تاکہ بخشے تجھ کو خدا جو پہلے ہوئے تجھ سے تیرے گناہ اور جو پیچھے ہوئے اور تمام کرے اپنی نعمت تجھ پر۔ اور دکھاوے تجھکو راہ سیدھی۔ اس کی شرح پر علماء اہل اسلام متفق نہیں ہیں اور ذنب کے داغ کو محمد صاحب پر سے مٹانے کے لئے کئی ایک تاویلیں کی گئی ہیں۔ (۱) جو کچھ وحی کے آنے سے پہلے یا بعد گذرا ہو وہ خدا نے معاف کر دیا۔ (۲) فتح مکہ سے پہلے یا بعد جو کچھ ہوا یا وہ تمام قبل از نزول اس آیت کے (۳) مفسر سلمی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ماتقدم سے مراد آدم کے گناہ ہیں۔ آدم کے گناہ کو آپ سے اس لئے منسوب کیا ہے کہ گناہ کے وقت آپ صلب آدم

میں تھے اور ما تاخر سے مراد اُمت کے گناہ ہیں۔ اُمت کے گناہوں کو بھی آپ سے منسوب کیا اس سبب سے کہ آدم کے گناہ اُمت کے گناہوں کے پیشرو اور موجب تھے۔ امام صاحب کی یہہ تاویل تو عمدہ تجویز ہے مگر کسر یہہ ہے کہ یہہ منسوبیت قرآن کے کسی مقام سے مُصّرح نہیں ہے۔ برعکس اس کے امت کے گناہوں کی معافی اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کی جُدا جُدا ہدایت ہوئی ہے۔ دیکھو سورہ محمد رکوع ۲ محمد صاحب کے گناہ قرار دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک پہلے معنے صحیح ہیں اور باقی تاویلیں ہیں۔ محمد صاحب نے اپنے تئیں معصوم نہیں جتایا جیسا کہ معتقدین جتایا چاہتے ہیں کیونکہ محمد صاحب نے قرآن میں آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ کو بھی استغفار پڑھنے والے جتایا ہے (سورہ اعراف آیت ۲۲۔ ۲۴- سورہ ہود آیت ۴۹- سورہ نوح آیت ۲۹- اور سورہ قصص آیت ۱۵ و ۱۶) اس لئے اگر اپنے تئیں بھی استغفار پڑھنے والا جتایا تو اس میں کیا بُرا کیا؟ کچھہ نہیں وہی کیا جو اور نبیوں نے کیا تھا اس لئے اپنے آپکو سابقہ رسولوں کی مانند ایک رسول کہا تھا۔ (آل عمران ع آیت ۱۴۴)۔

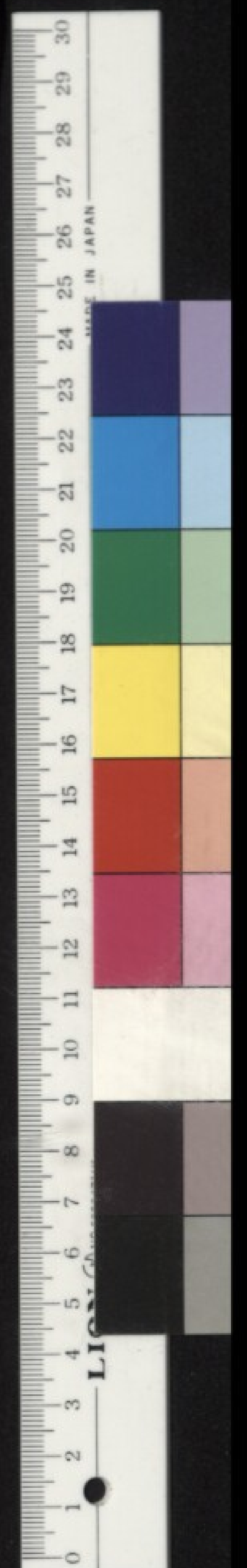
ثانیاً دریافت کرنا چاہئے کہ محمد صاحب کے ذنوب کیسی باتوں یا فعلوں کو شامل کرتے تھے کہ اُن کے لئے بخشش مانگنی پڑی ظاہر ہے کہ وہ ایسے نہیں تھے کہ بلا بخشش مانگے بے عقوبت رہتے ورنہ معافی کی ضرورت نہ تھی۔ تاہم ذرہ اور آگے بڑھیں اور دیکھیں کہ وہ ذنوب کس قسم کے تھے سو واضح ہو کہ قرآن میں سب سے بڑا اور سب سے بڑا گناہ وہ ہے۔ جسکو ضَالّ لکھا ہے۔ یعنے گمرہی۔ اگر خدا کسی کو گمراہی میں ڈالے یا انسان آپ ہی اُس میں پڑا رہے تو اس کے لئے بخشش نہیں عذاب یقینی ہے۔ یہہ لفظ ضَالّ پہلے ہی پہل سورہ فاتحہ کے آخر میں آیا ہے۔ ضالّین ایسے نالائق قرار دیئے گئے ہیں کہ ان سے بچے رہنے کے لئے سورہ فاتحہ میں خاص دعا مانگی گئی ہے اور ان کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ اور جن کو خدا ضلالت میں ڈالے اُن کا نہ کوئی ولی ہے اور نہ کوئی اور دلیل بچنے کی ہے۔ سورہ شوریٰ رکوع ۴۔ وَمَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِن وَّلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ یعنے جسکو گمراہ کرے اللّٰہ پس نہیں واسطے اُس کے کوئی ولی پیچھے اس کے۔ اور بھی دیکھو سورہ مومن رکوع ۷۔ اب یہی لفظ ضَالّ محمد صاحب کے حق میں بھی آیا ہے دیکھو سورہ ضحیٰ آیت ۷۔ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى یعنے اور پایا تجھہ کو گمراہ)۔ جن کے برخلاف سورہ فاتحہ میں دعا کی گئی ہے اور سورہ فتح آیت ۱۔ ۲ کا جو اقتباس اوپر دیا گیا اس میں یہہ لکھا پایا کہ بخشے تجھہ کو خدا تیرے ذنب ..... اور دکھاوے تجھہ کو راہ سیدھی۔ تو ظاہر ہے کہ آپکا ضلال ایسا ذنب تھا کہ اگر خدا سیدھی راہ نہ دکھاتا تو آپ ہلاک ہو جاتے۔ محمد صاحب نے اپنے ضَالّ و ذنب کا یہہ حال خود ظاہر کیا ہے کیونکہ جب وہ اپنی تمام گمراہی اور خطاکاری کو یاد کرتے تو سوا کے استغفار کے اور کوئی چارہ نظر نہیں آتا تھا۔ اور اس حال میں اپنے گناہوں کی بخشش مانگنا تعریف کے لائق کام تھا۔ سب گنہگاروں کو ایسا ہی کرنا چاہئے۔

ثالثاً۔ محمد صاحب کے ضَالّ و ذنوب کا احوال مذکورہ ہم نے قرآن سے صاف صاف معلوم کیا اب گناہ کی نسبت علماء اسلام کا مسلّم عقیدہ بھی دیکھیں کہ کیا کہتا ہے۔ اور اس کے لئے ہم سیل صاحب کی کتاب عقاید اسلامیہ کے چوتھے باب سے اقتباس کرتے ہیں جس میں عقائد اسلام کا تذکرہ ہے یہہ صاحب یوں لکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں گناہ کی تفریق ہے بعض گناہ کبیرہ ہیں یعنے بڑے گناہ اور بعض صغیرہ یعنے چھوٹے گناہ ہیں۔ قتل اور زنا۔ لوطی اکی لوریا باپ کی نافرمانی یتیموں کو غارت کرنا۔ زنا کی تہمت لگانی۔ جہاد سے پھر بھاگنا۔ شراب پینا۔ رشوت دینا یا لینا۔ جمعہ کی نماز اور رمضان کے روزوں میں سستی کرنی۔ ناانصافی۔ غیبت بد بانی۔ قرآن کو پڑھکر بھول جانا سچی گواہی سے محترز ہونا یا جھوٹی گواہی دینی۔ بے سبب جھوٹ بولنا (مراط اسلام صفحہ ۱۸) جھوٹی قسم کھانی یا سوائے خدا کے دوسرے کی قسم کھانی۔ ظالم حاکموں کی خوشامد کرنی۔ جھوٹا فیصلہ کرنا۔ کم تولنا یا ناپنا۔ جادو۔ قمار بازی۔ کفر کی رسوم کو پسند کرنا۔ خدا پرستی پر فخر کرنا۔ مردوں کا نام لیکر چھاتی پیٹنی۔ ناچنا۔ گانا۔ بجانا۔ موقعہ پاکر لوگوں کو خدا کے اوامر اور نواہی سے متنبہ نہ کرنا۔ حافظ کی تعظیم نہ کرنی۔ ڈاڑھی منڈانی۔ جب محمد صاحب کا نام آوے درود نہ پڑھنا۔ (تکمیل الایمان صفحہ ۱۸) یہہ سب گناہ کبیرہ ہیں اور بغیر سچی توبہ کے انکی بخشش نہیں۔ صغائر البتہ نیک کام کرنے سے دور ہو جاتے (سورہ ہود آیت ۱۱۔ ۱۱۳)۔

اس عقیدہ سے بھی ظاہر ہے کہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بخشے نہیں جاتے۔ اس سے یہہ صریح نتیجہ حاصل ہے کہ محمد صاحب نے جو بار بار اپنے گناہوں کی بخشش مانگی اور خدا نے بھی اُن کو ضَالّ قرار دیا تو ضرور وہ گناہ کبیرہ میں سے کسی ایک کے مرتکب ہوئے تھے۔ صغیرہ کے لئے معافی درکار نہیں۔

اہلِ اسلام کے لئے یہہ انصاف اور سچائی سے فکر کرنے کا محل ہے کہ ایک طرف تو قرآن میں محمد صاحب کو خدا کہتا ہے کہ تو ضَالّ (گمراہ) تھا اور استغفر لذنبک کا حکم دیتا ہے اور بموجب اُس کے محمد صاحب معافی مانگتے رہے۔ اور دوسری طرف انجیل میں خداوند یسوع مسیح کو اپنا پاک اور پیارا بیٹا کہتا ہے (لوقا ۱: ۳۵- متی ۳: ۱۷) اور خداوند یسوع اپنی بابت یوں کہتا ہے کہ تم جانو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے (متی ۹: ۶) ان میں سے کون مقتدا ہونے کے لائق ہے؟

شمالی افریقہ کا سودائی مُلّا ہے تو دیوانہ لیکن بکارِ خویش ہشیار۔ ہے سرکاری فوج کے اسطرف رخ کرتے ہی پھر جاگ اٹھا ہے۔ اور سرکار برطانیہ کے دوستوں کو دم نہیں لینے دیتا۔ اگر گورنمنٹ برطانیہ نے پھر فوجکشی کی تو جہاں بیحد دولت کا نقصان ہوگا وہاں ساتھہ ہی شاہی فوج کی عزت میں بھی فرق آئیگا۔ اگر سرکار برطانیہ شمالی کے مُلا کو ہمیشہ کے لئے چپ کرنا چاہتی ہے تو اُسے چاہئے کہ ایک مرتبہ اُس جنگلی گھونسلے تک پہنچکر یا تو اُسے قید کرے یا اُس کا کام ہی تمام کردے۔ اسطرح پر نستعلیق چال چلتے ہوئے جہاں اپنے ہزاروں لوگ مریں گے۔ وہاں اپنے مقصد کے حصول کیطرف بھی ایک قدم نہ بڑھیگا



خدا کیا چاہتا ہے کہ ہم کریں

اب میں اس بھائی سے جو اس تحریر سے اس بات کی انتظار میں ہے کہ وہ کونسا طریقہ پاکیزگی میں ترقی کرنے کی نسبت راقم کو سوجھ پڑا ہے چار سوال پوچھتا ہوں ۱۔ کیا تو چاہتا ہے کہ خدا کی مرضی پر چلے؟ ۲ خدا کی مرضی کی دریافت اور تلاشی بھی کریگا؟ ۳ جب جان گیا اور تو نے خدا کی مرضی معلوم کرلی تو خدا سے طاقت بھی مانگیگا؟ ۴۔ چلیگا بھی؟ ان سوالات مذکورہ بالا کی سند آیات ذیل سے ہے:

۱۔ کیونکہ خدا ہی ہے جو تم میں اثر کرتا تاکہ تم اسکی مرضی کے مطابق چاہو اور کام بھی کرو فلپی ۲: ۱۳ ۔

۲۔ دریافت کرتے جاؤ کہ خداوند کو کیا خوش آتا ہے افسی ۵ باب ۱۰ آیت :

۳۔ دیکھہ تو یہودی کہلاتا اور شریعت پر تکیہ کرتا اور خدا پر فخر کرتا ہے اور اسکی مرضی جانتا رومی ۲۔ ۱۷ :

۴۔ کیونکہ جو کوئی میرے باپ کی جو آسمان پر ہے مرضی پر چلتا ہے میرا بھائی اور بہن اور ماں وہی ہے متی ۱۲ باب ۵۰ ۔ نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت میں شامل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے متی ۷۔ ۲۱ ۔

میرے بھائی میرے ساتھہ روحانی حالت میں اُس پہاڑ پر کھڑا ہو خداوند یسوع مسیح کی تبدیل شدہ جلالی صورت کو دیکھہ۔ موسی اور ایلیاہ دکھائی دے رہے ہیں۔ کیا ہی دلکش نظارہ ہے اور کیسا اطمینان اور آرام ہے وہ کون کہہ رہا ہے کہ ہم یہاں تین ڈیرے بنا دیں ۔ دیکھہ ایک نورانی بدلی نے انپر سایہ کیا اور دیکھہ اُس بادل سے آواز آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں تم اسکی سنو ۔

میں کہہ آیا ہوں کہ افسوس بعض آدمی پاکیزگی میں ترقی کرنے کے طریقہ کو نہیں جانتے۔ اس کا سبب یہہ ہے کہ وہ اُس کی نہیں سنتے بلکہ تاہل دونوں عہد ناموں کا پاک بننا معلوم کرکے نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہم دس حکموں کو عملی طور پر مانکر پاکیزہ بن جاینگے لیکن یہہ نتیجہ بے سود اور لاحاصل ٹھہرتا جیسے مذکورہ بالا گھر کی بنیاد ریت پر بنانے کی اور زنبوروں کے ٹکر کھانے کی مثالوں سے ظاہر کیا گیا ہے (کوئی نہ سمجھے کہ میں خدا کی پاک شریعت کی مخالفت کرتا ہوں کیونکہ دس حکموں کے ماننے کی ضرورت بیان کر آیا ہوں):

اب آؤ کہ ہم خداوند یسوع مسیح کی سنیں وہ فرماتا ہے کہ جیسا باپ نے مجھے پیار کیا ویسا ہی میں نے تمہیں پیار کیا تم میری محبت میں قائم رہو یوحنا ۱۵ باب ۹ کیا سب انسان خدا سے محبت رکھتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ جیسے خداوند مسیح نے یہودیوں کو کہا تھا کہ میں جانتا ہوں کہ تم میں خدا کی محبت نہیں۔ پس اُس عالم الغیب کے آگے جو رسولوں کے بھیدوں اور رازوں سے بھی آگاہ ہے کوئی انسان یہہ دعوی نہیں کرسکتا کہ میں نے اپنے سارے دل اور جان اور طاقت اور سمجھہ سے خدا کو پیار کیا ہے لیکن محبت اسمیں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت رکھی بلکہ اسمیں ہے کہ اُس نے ہم سے محبت رکھی اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہووے۔ روح القدس کے وسیلے سے محبت کا اجرا مقدسوں کے گنہگار دلوں سے نہیں بلکہ خدا کی محبت کے فیضان سے ہے جو خداوند یسوع مسیح میں ہمارے واسطے اور ہماری طرف ظاہر ہوئی ہے اور وہ محبت جاتی نہیں رہتی دیکھو رومی ۸ باب ۳۱ سے ۳۹ اسواسطے خداوند مسیح کہتا ہے کہ میں نے پیار کیا اور میری محبت میں قائم رہو اگر ہم اُس کی محبت کی لمبان چوڑان اور گہراؤ پر غور نہیں کیا کرتے جس نے ہمکو پیار کیا اور اپنے لہو سے ہمکو ہمارے گناہوں سے دھو ڈالا تو ہم اُس کی محبت میں قائم اور ثابت بھی نہ رہ سکینگے اگرچہ وہ وفادار ہے:

وہ پھر فرماتا ہے (یوحنا ۱۵ باب ۱۰ آیت) اگر تم میرے حکموں پر عمل کروگے تو تم میری محبت میں قائم رہوگے جیسا کہ میں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا اور اُسکی محبت میں قائم ہوں“

چونکہ ہم میں سے ایک بھی نہیں جس نے خدا باپ کے حکموں پر عمل کیا اور اُس کی محبت میں قائم رہا۔ یہہ بھاری جوا تھا جو اُس نے ہمارے بدلے اُٹھایا تو پھر ایسی کوشش کرنا گویا زنبوروں کی طرح شیشے کے پار ہوکر پرواز کرنے کی کوشش ہوگی جو ناممکن ہے اگر آپ اس وقت براہ مہربانی اپنے ہاتھ میں نیا عہدنامہ لیویں اور متی ۵ باب ۲۱ آیت سے پڑھیں تو صاف معلوم ہوگا کہ وہ پردہ جو اس حکموں پر پڑا تھا خداوند نے اُٹھا دیا مثلاً چھٹا حکم تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ خون نہ کر۔ اس گناہ کی جڑ غصہ ہے اگر کوئی غصہ کو اپنے دل سے نکال پھینکے تو شاید بدگوئی باقی رہیگی یعنے اپنے بھائی کو احمق وغیرہ کہنا اور اگر یہہ درجہ بھی حاصل ہو جاوے کہ ہم بدگوئی اور سارے غضب کو اپنے سے بفضل خدا نکال پھینکیں تو کوئی بھائی ہم سے مخالفت رکھتا ہو۔ جب یہہ معلوم ہو تو ہم کہینگے کہ صریح حسد اور اچھے تم کو خود برنج درست مگر نہیں خداوند کہتا ہے کہ اپنی نذر قربانگاہ کے آگے چھوڑ کر چلا جا:

ساتواں حکم۔ تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ زنا نہ کر۔ اور اس گناہ کی جڑ وہی بتائی گئی ہے کہ عورت (حوا) نے جوں دیکھا کہ وہ درخت کھانے میں اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب ہے تو اُس کے پھل میں سے لیا اور کھایا:

پہلا قدم گناہ کا دیکھنا (اگر کوئی مقصد نہ ہو تو کیوں دیکھیں) دوسرا قدم بدنظری پھر ارادہ اور حرکت اور موقعہ ملجائے تو ارتکاب:

اگر کوئی خداوند یسوع مسیح کا شنوا نہیں ہوتا تو وہ کیونکر دس حکموں پر عمل کرسکتا دوسرے لفظوں میں اگر کوئی انجیل پر عمل نہیں کرتا تو شریعت کو کیونکر پورا کریگا۔ یا پہلا قدم بدنظری کو نہیں روکتا تو باقی لازمی نتایج سے کیونکر بچ سکتا خواہ ارتکاب نہ ہو تو بھی زنا کر چکا اور ناپاک ہوتا چلا گیا۔ پس ایسا آدمی کیونکر پاکیزگی میں ترقی کریگا۔ ۲۴ ویں زبور میں داؤد کی زبانی خداوند مسیح کی روح نے فرمایا تھا کہ تیری

شریعت تو میرے دل کے بیچ میں ہے۔ اگرچہ ہم میں سے قریباً اکثروں کو دس احکام بزبان یاد ہیں تو بھی جیسے کہ خدا کے بیٹے کے دل میں باپ کی شریعت تھی ویسے ہم کما حقہ اسکو سمجھ نہیں سکتے افسوس کہ لوگ خداوند مسیح کی تو نہیں سنتے مگر ان سے آپ کو اعلیٰ خیال کا آدمی جانکر خدا باپ کی باتوں پر نہ صرف دل لگانا بلکہ عمل کرنا چاہتے ہیں ؛

شاید اس لئے کہ انجیل کی روزمرہ باتوں کا چرچا کرنے کی عادت ہوگئی اور انپر غور نہیں کیا جاتا یا شاید وہ خداوند مسیح کے نہایت حلم سے معمور الفاظ کی قدر نہیں جانتے اور نہیں سمجھتے ہیں کہ انجیل پڑھتے ہم خدا کے مجسم سے باتیں کر رہے ہیں ؛

اور بعض بھائی یہہ کہکر پیچھا چھوڑانا چاہتے ہیں کہ انجیل کا جوا شریعت سے بھی بھاری ہے کیونکہ شریعت تو کہتی ہے کہ زنا نکر مگر انجیل میں لکھا ہے کہ تو بدخیال بھی نکر ؛

دیکھو خداوند مسیح تو فرماتا ہے میرا جوا ملایم ہے اور میرا بوجھ ہلکا۔ اور یہہ بھائی کہتے ہیں کہ نہیں بھاری ہے۔ افسوس کہ وہ خداوند مسیح سے محبت نہیں رکھتے کیونکہ انہوں نے مسیح کی محبت کو جو انکی طرف ہے کم سمجھا ہے۔ اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ ہاں خداوند سے محبت رکھکر یہہ جوا ہلکا ہو جاتا ہے لیکن میرے عزیزو بھلا بتاؤ تو سہی کہ ایک آدمی جسنے خداوند مسیح کی بات سنی اور گناہ کے پہلے قدم یعنے بدنظری سے باز رہا اس کے واسطے ضمیر کا آرام رہیگا اور تسلی اور اطمینان ہوگا یا کہ دوسرا آدمی جس نے خداوند مسیح کی بات پر کان نہ دہرا اور دس حکموں کی تعمیل میں کمرہمت باندھی ؟

مجھے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند مسیح کا جوا نہایت ملایم اور ہلکا ہے کیونکہ اول تو اس نے بھاری جوا آپ اوٹھایا اور جو کچھ انسان سے جسم کی کمزوری کے سبب نہ ہو سکا اس نے تمام و کمال پورا کیا اور دم وہ دنیا کے آخر تک ہر روز ہمارے ساتھ ہے اور روح القدس کی برکت فضل کے ساتھ دلوں کو ہر وقت ملا کرتی ہے اور یاد رکھو کہ ہماری نجات ہمارے نیک اعمال پر نہیں مگر نیک اعمال مسیح میں ہو کے خدا کو پسند اور مقبول ہیں اور اس لئے خدا چاہتا ہے کہ ہم نیک اعمال سرگرمی کے ساتھ خداوند یسوع مسیح کی تابعداری اور طاقت سے کریں تب ہمارا گھر چٹان پر قائم رہیگا۔ اس کے سوا اگر کوئی آدمی چاہتا ہو کہ خدا کی مرضی پر چلے تو جب وہ خداوند مسیح کے ایک حکم کی تابعداری کریگا تو خداوند آپ اسکو دوسری نہایت دلپذیر بات بتادیگا جیسے وہ مجھے بتاتا رہتا ہے اور مجھ میں طاقت نہیں کہ میں خدا کی ساری مرضی کو قلمبند کروں پر ہمیشہ دریافت کرتے رہو کہ خداوند کو کیا پسند آتا ہے تاکہ تمہارا بھلا ہو آمین ؛

راقم

مسیح میں تمہارا بھائی میر عالم از بٹالہ

جنابمن مجھے ضرور پڑھئے

پانچویں غلط فہمی

جو سب سے بڑی ہے یہہ ہے کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ جتنے ٹمپرنس کے ممبر ہیں سب شراب پیتے ہیں ہمیں تو نصیحت کرتے ہیں کہ مت پیو مت پیو اور آپ چھپ چھپ کر خوب اڑاتے ہیں۔ اے پیارو نہیں نہیں یہہ سراسر غلط فہمی ہے جیسا مینے پہلے عرض کی کہ ٹمپرنس میں سب فرشتے بھی نہیں ہیں اور ناہی سب شرابی۔ بقول شخصے ؎

ہر ابلہ کو عاقل یدبیضہ نہیں کہتے
جس پاس عصا ہو اسے موسیٰ نہیں کہتے

اس بات کا معلوم کرنا بہت آسان ہے یعنے آدمی اپنے فعلوں اور درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ جو ایسا کرتے ہیں وہ اپنے فرض کو ادا نہیں کرتے بلکہ دھوکا باز ہیں۔ اس کے بعد پلیڈر رام سنگھ صاحب نے شراب کے بارے میں چند ایک نقصان بیان کئے "ہر ایک شخص کی رائے و طبیعت اکثر بلکہ قریباً ہمیشہ مختلف ہوا کرتی ہے۔ پر ایک بات میں سبکی ہاں ہر زن و مرد کی رائے و طبیعت یکساں میل رکھتی ہے یعنے" خوشی کے حاصل کرنے ہیں۔ ہر ایک شخص کیا مرد کیا عورت کیا بچہ کیا بچی سب یہی چاہتے ہیں کہ خوشی حاصل کریں اچھا اب اسپر یوں غور کرو کہ ایک کام کے شروع کرنے میں پہلے ذرا سی تکلیف محسوس ہوئی ہے۔ اور پھر دائمی خوشی اور دوسرے کام کے آغاز میں پہلے ذرا سی خوشی اور پھر دائمی رنج و غم۔ تو دراصل کونسی خوشی خوشی ہوئی؟ میرے خیال میں جواب یہی ہوگا کہ پہلی۔ ہاں اے عزیزو یہی حال شراب کا ہے۔ دیکھئے طالب علمی کے زمانے میں پڑھنا کیسا برا معلوم ہوتا ہے۔ ہمیشہ کھیلنے کو دل چاہتا ہے۔ پر ہم اس تھوڑی سی تکلیف کو برداشت کر کے اپنی باقی زندگی آرام و عیش میں گذرانتے ہیں۔ برخلاف اس کے شرابی کی حالت پر اب غور کریئے ؛

دو چار گھڑی کے لئے تو وہ ہوائی ٹٹو پر سوار ہے۔ جام جمشید کا خیال نہیں۔ دولت قارون کی پرواہ نہیں۔ بلکہ بمصداق شعر ہذا ؎

ایک دنیا ہو نہو مطلق نہیں پرواہ ہمیں
یارب میں ہوں اور میرا معشوق رشک ماہ ہو

مگر نشہ ٹوٹا اور برا حال۔ منہ خشک۔ بدن ٹوٹتا ہوا۔ کپڑے کیچڑ میں لت پت۔ ہو ہو۔ ہی ہی کا شور پیچھے۔ پس یہہ خوشی خوشی نہیں اسمیں عزت نہیں رتبہ نہیں دولت کی بربادی حشمت کا گھٹنا صحت کا نقصان۔ نشئی کو نہ کھانے کا مزا نہ پینے کا لطف۔ غرض زندگی کیا وبال جان ہو جاتی ہے اس کے بعد مسٹر ایم۔ این ہوز صاحب سیکرٹری ٹمپرنس ایسوسی ایشن شہر جالندھر نے ایک عمدہ اور پر اثر تقریر کی۔ جسکا اصلی مدعا یہہ تھا کہ شراب کو شروع ہی مت کرو ورنہ چھٹنی مشکل ہوگی پھر اگر آپ اسکو چھوڑینگے پر یہہ آپکو نہ چھوڑیگی۔ آخر میں ایک گیت کے ساتھ جلسہ برخاست کیا گیا خیر تو اب اس جلسہ سے جو فائدہ عام کو پہنچا بیان کیا جاتا ہے۔ براے نوازش اگلے ہفتے تک انتظار کیجئیگا ؛ (باقی آئندہ) راقم ایم ساسلیفن

کرسچن اینڈیور

ستمبر ۵۔ خدا کا مسکن۔ ۱۔ سلاطین ۸: ۲۷-۳۰ ؛

" ۶۔ مقدسوں کا گھر۔ یسعیاہ ۵۱: ۹-۱۱

" ۷۔ پاکدلوں کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ مکاشفہ ۲۱: ۱۴-۱۶

" ۸۔ ہمارے آسمانی خزانے۔ متی ۶: ۱۹-۲۱

" ۹۔ خوشی اور برکت کی جگہ

" ۱۰۔ جسکی خوبیاں بیان سے باہر ہیں۔ ۲ کرنتھیو ۲: ۶-۱۰

" ۱۱۔ اتوار مضمون۔ کلام اللہ میں آسمان کے بارے میں کیا تعلیم پائی جاتی ہے۔ یوحنا ۱۴: ۱-۳ و مکاشفہ ۲۱: ۱-۹

اس ہفتے کے مضامین کو پڑھکر ہم بے ساختہ بول اٹھتے ہیں کہ دیکھو باپ نے ہم سے کیسی محبت کی ایسی پر جب خدا دیتا ہے۔ تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ تھوڑا ہم کو نہیں۔ بلکہ چوپڑی اور دو دو۔ ہم ذرا غور سے دیکھیں کہ کلام اللہ میں آسمان کے بارے میں کیا تعلیم پائی جاتی ہے؟

علے ہر ایک کے لئے خاص جگہ جس میں اس کی ہر ایک احتیاج پوری ہوگی یوحنا ۱۴: ۲ مکاشفہ ۷: ۱۶ و ۱۷؛

عہ ہم مسیح کے ساتھ رہینگے یوحنا ۱۴: ۳ مکاشفہ ۲۱: ۳؛

عہ ہم مسیح کی مانند ہونگے ۱۔ یوحنا ۳: ۲ مکاشفہ ۲: ۱۷ و ۲۲: ۴؛

عہ ہم خدا کے کام میں مشغول رہینگے مکاشفہ ۱۵: ۲-۳ و ۲۲: ۳؛

عہ آسمان تک پہنچنے کا راستہ مسیح ہے یوحنا ۱۴: ۶ مکاشفہ ۱۴: ۱-۳ و ۲۲: ۱۴؛

عہ ہم اس میراث کیلئے اور وہ ہمارے لئے محفوظ ہے ۱۔ پطرس ۱: ۳-۵

عہ جب ہمارا وقت آئیگا۔ تو مسیح خود آکر ہمیں آسمان پر پہنچا دیگا یوحنا ۱۴: ۳؛

سچ پوچھو تو آسمانی زندگی موت ہی کے بعد نہیں۔ بلکہ اسی جہان میں مسیح کو قبول کرنے سے شروع ہوتی ہے۔ یوحنا ۱۱: ۲۵؛

جسقدر ہم خداوند یسوع میں قائم رہتے ہیں اتنا ہی اس دنیا میں آسمانی میراث کا گویا بیعانہ ہمیں ملتا ہے افسیوں ۱: ۳ و ۱۴ و ۲: ۶۔ خدا کرے۔ کہ ہم روز بروز ایمان کے ذریعے سے مسیح کو زیادہ حاصل کرتے چلے جائیں فلپیوں ۳: ۸؛

یہاں تک کہ اس جہان میں اسکی پوری معرفت اور حضوری ہمیں حاصل ہو۔ خلاصۂ مضمون۔ پس جب ہم مسیح کیساتھ جلائے گئے تھے۔ تو عالم بالا کی چیزوں کی تلاش میں رہو جہاں مسیح موجود ہے۔ عالم بالا کی چیزوں کے خیال میں رہو نہ زمین پر کی چیزوں کے کیونکہ تم مرگئے اور تمہاری زندگی مسیح کے ساتھ خدا میں چھپی ہوئی ہے۔ کلسیوں ۳: ۱-۳؛

روسی سرحدی افسر پھر افغانستان پہنچ گئے ہیں؛

واقعات اور کائیں

موم کا درخت۔ مسٹر سوپر بتلاتے ہیں کہ چین اور جاپان میں ایک درخت ہوتا ہے جس کے بیجوں سے چربی کا سا مادہ نکلتا ہے اور اس سے چینی لوگ بتیاں تیار کرتے ہیں جو کہ بالکل موم بتی کا کام دیتی ہیں صابون میں چربی کی جگہ درخت ٹیلو کے بیج کا ست چینی کام میں لاتے ہیں۔ بدھ مت لوگ اپنے مندروں میں اس بتی کو خصوصیت سے جلاتے ہیں۔ اس کے شعلہ نہ ہی دھواں اور نہ بدبو اٹھتی ہے کہا جاتا ہے کہ کانگڑہ کی پہاڑیوں میں یہ درخت ہوتا ہے اور ایک دفعہ ۱۸۹۳ء میں لاہور کی نمایش گاہ میں کسی نے اسکی موم بتی بنا کر پیش کی تھی اسکے بعد پھر کسی نے سدھ نہیں لی ہمالیہ کے پہاڑ اس قسم کے کئی مفید درختوں سے بھرے پڑے ہوئے ہیں لیکن جبتک صنعت و حرفت کی طرف رجوع نہ کریں تو کیا ہو سکتا ہے؟

ریشم کے کیڑے۔ زراعت و صنعت کے ساتھ بنگال میں ریشم کے کیڑے کی پرداخت اور ریشم پیدا کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ اوڑیسہ میں ریشم کی پیداوار اچھی ہوتی ہے۔ سنبلپور میں ایک اسکول قائم ہوا ہے کہ زراعت کی تعلیم دیجائے اور ریشم نکالنا سکھلایا جائے ریاست کسونجر میں ایک ہوشیار معلم زراعت ملازم رکھا گیا ہے کہ ترقی زراعت کی نگرانی کرے۔ ریاست موربھنج کے روشن ضمیر زمیندار نے شہتوت کے بیشمار درخت بوائے ہیں۔ رعایا کو ریشم کے کیڑے پالنے اور بڑھانے کی تدبیر اور ریشم کو ریل پر چڑھانے کی ترکیب سکھلاتی ہے۔ ہندوستان کی فلاح تو اسوقت ہوگی جب زمیندار تعلیم سے فیض یاب ہو کر کوشش کرینگے کہ زراعت کو ترقی دیں اور کاشتکاروں کو سکھلادیں کہ صرف پیداوار زمین کے بھروسہ پر نہ بیٹھیں بلکہ دستکاری اور زراعت سے بھی منافع کی امید کریں؛

کاغذی ظروف اور لباس۔ جاپانی فوج میں وردی اور اسلحہ کے علاوہ کاغذ کے ظروف ہوتے ہیں لوٹے اور دیگچیاں سب کاغذی ہوتی ہیں استعمال کے قبل ان پر تھوڑی سی چکنائی لگائی جاتی ہے اس کے بعد بخوبی گوشت سالن اور چاول پکاتے ہیں۔ ضرورت کے بعد پھر انہیں سمیٹ کر جیب میں رکھ لیتے ہیں اسی طرح مشک اور پانی کے ظروف بھی کاغذی ہیں جو پانی سے نہیں گلتے ایسے کاغذی برتن میں دس منٹ کے اندر پانی گرم ہو جاتا ہے ایک سپاہی کے پاس ہر طرح کے کاغذی ظروف کا وزن ۵ پونڈ سے زیادہ نہیں ہوتا ہر ایک سپاہی کے پاس کاغذی باران کوٹ ہے جو ایک سال تک اچھی طرح کام دیتا ہے جاپانی غربا جوتے کے علاوہ تمام پوشاک بھی کاغذی استعمال کرتے ہیں۔ پانچ روپیہ میں تمام کپڑے آجاتے ہیں صرف جاڑوں کا لمبا کوٹ علیحدہ لینا ہوتا ہے۔ (صلح کل)

روس کے شاہی چڑیا خانے کے تالاب میں ایک مچھلی ہے جو پندرھویں صدی کے شروع میں پیدا ہوئی تھی اور باوجود چار صدیاں گذر جانے کے ابتک زندہ ہے؛

بریلی میں ایک ۶ برس کی لڑکی دال روٹی کھا رہی تھی ایک زہریلا سانپ اس کے سامنے گرا۔ لڑکی نے سانپ کا منہ پکڑ کر گرم دال میں ڈال دیا اور جلدی لوگوں نے سانپ کو مار دیا؛

جنوبی امریکہ میں ایک پرند جانور ہے جس کی دم کے پر قدرتی طور پر لمبے اور نیلے رنگ کے ہوتے ہیں لیکن اس جانور کو یہ بات اچھی معلوم نہیں ہوتی۔ چنانچہ جب وہ ہوشیار ہوتا ہے تو اپنی چونچ سے دونوں طرف کے پر کتر کر ان کو بیضوی شکل کا بنا لیتا ہے؛

پورٹ آرتھر کے روسی بیڑہ پر بجائے ایڈمرل وٹ ہوفٹ کے ایڈمرل پرنس اختومسکی مقرر ہوئے ہیں؛

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

	حجم صفحہ	قیمت
ہندوؤں کی دیوتا پرستی		
وشنو کے دس اوتار	۱۲۹ صفحہ	۲؍
تیرتھ	۳۴ «	۶ پائی
ہندوؤں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۲۰ «	۳ «
ہندوؤں کی ازلیت و ماہیت	۱۲ «	۳ «
تاریخ طاعون ...	۴۴ «	۲ «
جھوٹی دینی خیرات ...	۱۶ «	۳ «
انگریزوں کے خانگی حالات باتصویر	۱۴۰ صفحہ	۲؍
انگلستان کی مختصر تاریخ «	۹۴ «	۱؍
جاپان ... «	۹۲ «	۲؍ ۶ پائی
سیر ہندوستان «	۱۵۲ «	۶؍
شریف بیبیاں «	۸۸ «	۲؍ ۶ پائی
رشیوں کا آبائی وطن ...	۵۰ «	۱؍
مسیحی مذہب کے ابتدائی حالات	۱۳۴ «	۲؍
صفائی کی ضرورت ...	۱۲ «	۳ پائی
آئینہ زندگی کیا تم دائمی یا ابدی زندگی ہو	۲۶ «	۱؍
بچوں کی پرورش ...	۱۶ «	۳ پائی
مہارانی وکٹوریا - رنگین تصاویر	۲۰ «	۲؍
قدیم ہندوستان کا تذکرہ باتصویر	۱۰۸ «	۱؍
پرستش حیوانات ...	۱۶ «	۳ پائی
حکایات باتصویر بچوں کے لئے	۸۴ «	۱؍
کشف الحقائق مسیحی دین کے عقلی ثبوت	۲۹۱ «	۸؍
مسیح کی تعلیم ...	۳۱۹ «	۴؍
معذرت نامہ سقراط جسمیں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا حال بھی درج ہے		۸؍
روفہ الکبری کی آتش زدگی قیصر نیرو کے زمانے یعنی پہلی صدی مسیحی کا ایک تاریخی ناول - ۳۱۸ صفحہ		۶؍
طیطس یعنے فتح صلیب ایک قصہ کے پیرائے میں خداوند مسیح کی زندگی اور موت کے حالات - ۲۰۰ صفحہ		۶؍
یوڈیاس نکاشتی - چوتھی صدی مسیحی کا قصہ ..		۶؍
سورج چاند ستارے - علم ہیئت کا رسالہ باتصویر		۸؍
الیکا اور اڈسے کا قصہ معہ تذکرہ ہومر ملک الشعراء کے یونان و یونانیوں کا علم الاصنام		۴؍

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

اشتہارات

اشتہار

انگلو ورنیکولر مڈل سکول کھرڑ کے واسطے چند ایک سرٹیفکیٹ حاصل کردہ استادوں کی ضرورت ہے - درخواست کنندے خواہ کسی مذہب کے ہوں بہت ذیل پر درخواستیں آنی چاہئیں ؛

المشتہر

ہیڈ مڈل سکول کھرڑ ضلع انبالہ

اشتہار

میرے پاس چند کتابیں مینوئل جاگرفی کی ہیں - اگر کوئی صاحب انکے خریدار ہوں تو اطلاع کنندہ کے پاس بھیجدیں - فی کتاب ۸ قیمت پر وی - پی کے ذریعہ خدمت میں پہنچ جاویگی اور اگر کوئی صاحب .. اکتابیں لیں انکو ۵ روپیہ قیمت دینی پڑیگی - پوسٹیج پیکنگ فری اور محصول بھی ہیں ؛

المشتہر

جے - جیمس جنگ سلیر مقام کسولی پہاڑ ضلع انبالہ

پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے - تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر چلکنانہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے بیمہ نہیں دیتا اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کرسکتا ہے جس کسی کو چاہئے منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جن کو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر

پادری والٹر جے - کلارک منیجنگ ڈائرکٹر

سہارنپور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ للعہ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک « للعہ « ۱؍ ۳ عہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	۱۲؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	مہ
پورا کالم	عہ	مہ عہ	بیہ
پورا صفحہ	مہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا ؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ معہ محصول مہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول صہ

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی اڈیٹر و منیجر نورافشان کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم - دائلی کے اہتمام سے چھپا